اٹھارھواں اجلاس　　　　　　　　　　　　　　　　سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۷/ستمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۵ جمادی الاول ۱۴۲۰ ہجری

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	۴
۲	دعائے مغفرت بابت واقعہ گلستان۔	۵
۳	وقفہ سوالات۔	۵
۴	رخصت کی درخواستیں۔	۳۵
۵	تحریک استحقاق منجانب ملک محمد سرور خان کاکڑ۔	۳۶
۶	زیرو آور۔	۳۶
۷	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	۵۰
	۱۔ بلوچستان شہری غیر منقولہ جائیداد ٹیکس (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء	
	۲۔ بلوچستان ایکسائز ریگولیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء۔	
	۳۔ بلوچستان تمباکو فروشی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء۔	
	۴۔ بلوچستان موٹر وہیکلز ٹیکسیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء۔	
	متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیے گئے۔	

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اٹھارواں اجلاس مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۵ جمادی الاول ۱۴۲۰ ہجری بروز منگل ۳ بجکر ۴۰ منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر میر عبدالجبار خان بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ صدق اللہ العظیم

ترجمہ : کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں اور نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیا (خراب) انجام ہوا حالانکہ بل بولتے میں (وہ لوگ) ان سے بڑھ کر تھے اور اللہ (کچھ گیا گزرا) نہیں ہے کہ آسمان و زمین میں اس کو کوئی چیز بھی عاجز کر سکے بے شک وہ سب کے حال سے واقف اور بڑی قدرت والا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

سردار محمد اختر مینگل : جناب اسپیکر! جناب تفتان میں ایف سی کے ہاتھوں ایک شخص مارا گیا ہے اور کئی زخمی ہوئے ہیں جو شخص ہلاک ہوا ہے اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب اسپیکر: دعا کریں۔ دعائے مغفرت کی گئی۔

سردار محمد اختر مینگل : پوائنٹ آف آرڈر۔ پچھلے دنوں جناب اسپیکر ایک واقعہ کے سلسلے میں سوراب کے سلسلے میں تحریک التوا ابھی پیش کی گئی تھی جس میں تین شخص پہلے ہلاک ہوئے تھے آج رات ایک اور ہلاک ہو گیا ہے ابھی تک وہ زخم بھرے ہی گئے تھے کہ کل پھر تفتان میں ایف سی کے ہاتھوں ایک شخص کو مارا گیا اور تقریباً دو تین اشخاص زخمی کئے گئے اس کو ہم حکومت کہیں یا حکومت کی وردی میں سرکاری وردی میں ملوث ان دہشت گردوں کی غنڈہ گردی کہا جائے۔

جناب اسپیکر: آپ نے تحریک التوا دے دی ہے۔

سردار محمد اختر مینگل : وہ تحریک التوا کل آئے گی اس سلسلے میں جو ظلم وزیادتی بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ کی جا رہی ہے۔

جناب اسپیکر: آپ اپنی اسپیچ جو ایڈ میز بلٹی پر کریں گے تو اس وقت کریں۔

سردار محمد اختر مینگل : ہم اس ظلم وزیادتی کے خلاف ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : اس پوائنٹ آف آرڈر کی جناب اسی کی تائید کرتے ہوئے ہیں یہ اہم مسئلہ ہے یہ بالکل ایک قتل عام شروع ہے یعنی جو افسر ہے انتظامیہ کے ادارے ایسے ہی کہ ایک انسان کو مارنے پر کسی اصول کے پابند نہیں ہے۔ ہم پروٹسٹ کرتے ہیں اور واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر حزب اختلاف کے ممبران واک آؤٹ کر گئے)۔

جناب اسپیکر: میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ کیا مناسب ہوگا کہ کوئی دوست جائے اور ان کو لے آئے اگر مناسب ہے تو جائیں۔ سردار صاحب جائیں اور کوئی ساتھی جائیے۔

سعید احمد ہاشمی وزیر: جناب رولز آف بزنس کے تحت میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ابھی تلاوت ہوئی تھی اور فاتحہ خوانی ہوئی تھی۔ پوائنٹ آف آرڈر بھی کسی بات پر ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: میں یہ تسلیم کرتا ہوں میں نے کہا جب آپ کی موشن آئے تو واک آؤٹ کریں یہ بات آپ کی صحیح ہے۔

سید احسان شاہ: جناب اسپیکر اصولاً جب کوئی ممبر سوال کرتا ہے اور وہ موجود نہیں ہوتا ہے اور اسمبلی کی کارروائی چلتی رہے وہ موجود نہ ہو تو اس کے سوالات ختم ہو جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ رولز میں نہیں ہے اس کی جگہ پر کوئی ممبر پوچھ سکتا ہے۔

سید احسان شاہ: اگر اس نے آنے سے انکار کیا تو کیا چلے گا۔

جناب اسپیکر: اسکے بی ہاف پر چلتا رہے گا۔ رولز ہی ایسے ہیں ایک آنریبل ممبر ہے وہ نہیں آیا۔ بیمار ہے گھر پر پڑا ہوا ہے اس کے بی ہاف پر چلے گا۔ اس کا سوال آئے گا۔

سید احسان شاہ: اس کے سوال تو آئیں گے اس کا جواب نہیں آئے گا۔

جناب اسپیکر: شاہ صاحب کچھ روائتیں بھی چلتی ہیں اچھی روائتیں بھی قائم کرنی ہیں۔ ہم اچھی روائتوں کے ہمیشہ حامی رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہاؤس خوبصورت طریقے سے چلے اچھے انداز سے چلے۔ دیکھتے ہیں اگر تشریف نہیں لاتے تو کارروائی شروع کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: آج وزیر بلدیات صاحب کے سوالات ہیں اور جوابات نہیں آئے مجھے دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے یہ اکثر دیکھا جا رہا ہے کہ سوالات کے جوابات نہیں آتے ہیں حالانکہ اسمبلی سیکریٹریٹ سے ہم بہت عرصہ پہلے متعلقہ وزارتوں کو سوالات بھجوا دیتے ہیں۔ جو جوابات تیار کر کے بھجوا دیتے ہیں لیکن آئے دن دیکھا جا رہا ہے کہ جواب وصول نہیں ہو رہا ہے آج کے اس چیپٹر میں صرف دو کے جوابات ہیں باقی کے نہیں ہیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا آپ اس کا نوٹس لیں اور متعلقہ وزیر یا اس کے سیکریٹری صاحب سے کہیں کہ سوالات کے جوابات تو دیا کریں کیونکہ یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ استحقاق کے مجروح ہونے کے مترادف ہے۔ (اس مرحلے پر حزب اختلاف کے ممبران واک آؤٹ ختم کر کے تشریف لے آئے)۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۱۰۲ دریافت فرمائیں۔

X۶۰۲ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال محکمہ بلدیات اور اس سے منسلک محکموں/اداروں کے بشمول وزیر کن کن آفیسران اور اہلکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفیسران اور اہلکاران کے نام وعہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل ہے؟ نیز

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ ہر گاڑی کے (pol) ومرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر بلدیات: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر: جواب نہیں آیا اس کو میں ڈیفر کرتا ہوں۔

سید احسان شاہ: سر میں اس میں تھوڑی گزارش کروں سوال نمبر ۶۰۲ کا جواب دیا جا چکا ہے۔ حکومت بلوچستان نے وہاں سے روانہ کیا ہے اسمبلی کو لیکن یہ دو دن جو چھٹیاں تھیں اس لئے وہ اسمبلی میں نہیں پہنچ سکا، لیکن حکومت نے وہاں سے بھیج دیا ہے میں آپ کو ڈسپیچ نمبر بھی بتا دوں گا۔

جناب اسپیکر: شاہ صاحب میں بڑے ادب کے ساتھ آپ کو کہنا چاہتا ہوں کہ میرے اسمبلی کے اسٹاف رات بارہ بجے تک بیٹھا ہے ایسی بات نہیں ہے۔

سید احسان شاہ: میں کہہ رہا ہوں سر کہ یہ محکمے سے روانہ ہو چکا ہے۔

جناب اسپیکر: میں اس چیز کو تسلیم نہیں کر سکتا میرے پاس ابھی تک نہیں پہنچا ہے جواب اسکو کہتے ہیں جو میرے پاس پہنچے ہم اس چیز کو نہیں دیکھنا چاہتے جو کہ راستے میں ہے یا کسی اور جگہ پر ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہی ہماری گزارش ہے جناب والا کہ جوابات نہیں مل رہے ہیں اب یہ طریقہ غلط ہے کہ ہم نے بھیج دیا ہے اور پھر منسٹر صاحب خود حاضر نہیں ہیں۔ اس دن بھی ایک منسٹر صاحب نہیں تھے اس دن بھی میر غفور صاحب جواب دے رہے تھے وزیر خوراک کے اور ایسے ہی

وہ لوگ بہانہ بنا لیتے ہیں اور نکل جاتے ہیں۔ یہ اچھا طرز عمل نہیں ہے کیونکہ یہ ایک اسمبلی ہے۔

سردار محمد اختر مینگل : جناب اسپیکر point of order میرے خیال میں یہ جو آپ نے کلمات کہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ منسٹروں کو اور منسٹر اپنے محکمہ کو کہے کہ وہ جوابات دے میرے خیال میں جب سے حکومت بنی ہے آپ انکو یہی ہدایات دے رہے ہیں اور ہر سیشن میں ان کے جوابات موصول نہیں ہوتے۔ جناب اسپیکر یہ اسمبلی ہے یہاں اس کو تماشا بنایا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب اکثر منسٹر حاضر ہے تو جوابات غائب ہیں اور اگر جوابات حاضر ہیں تو منسٹر غائب ہے یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر: میر محمد اسلم گچکی صاحب سوال دریافت فرمائیں۔

X۵۱ ۷ میر محمد اسلم گچکی:

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا کی جانب سے حب اور گڈانی کے انڈسٹریل ایریا میں قائم چونگی ٹیکسز میں فی کاٹن ۰،۵ فیصد کمی کر کے بلا جواز نئے چونگی ریٹس مقرر کئے گئے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو چونگی ٹیکسز میں کمی کے کیا وجوہات ہیں۔ نیز نئے مقررہ شرح ٹیکس کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر بلدیات:

(الف) حب اور گڈانی ٹاؤن کمیٹیوں میں چونگی ٹیکس ریٹ میں کمی کا کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا

(ب) ایضاً

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے تو ضمنی سوال ہو تو فرمائیں۔

سردار محمد اختر مینگل : جناب اسپیکر وزیر موصوف نے کہا ہے کہ کوئی چھوٹ نہیں دی گئی ہے کیا وزیر موصوف اپنے چیف منسٹر نے اپنے اختیارات سے جب جو آپ کے انڈسٹریز ایریا ہیں اس میں ۰،۵ کو کم کر کے ایک فیصد نہیں کیا تھا۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان آپ نے سوال کرنا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ جناب کارپوریشن کے چونگی کے ٹیکسز ہیں اور یہاں انہوں نے رعایت دی ہے وہ تو اپنی جگہ پہ اب جواب کا (ب) جز پڑھیں تو توسیعی میونسپل کارپوریشن کی سفارش پر جناب وزیراعلیٰ بلوچستان کے احکامات پر دی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: میر محمد اسلم گچکی سوال دریافت فرمائیں۔

۵۲X۷ میر محمد اسلم گچکی:

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی جانب سے کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کے چونگی ٹھیکیداروں کو مزید دو ماہ یعنی جولائی اور اگست ۱۹۹۹ء کے ٹیکسوں میں رعایت دے دی گئی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ چھوٹ رعایت کس کی سفارش پر دی گئی ہے۔اس رعایت کی مد میں کس قدر نقصان اٹھانا پڑا ہے۔تفصیل دی جائے؟

وزیر بلدیات:

(الف) یہ درست ہے کہ کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کے ٹھیکے برائے سال ۹۹۔۱۹۹۸ء میں ۲ ماہ کی توسیع بعوض وفاقی حکومت کی جانب سے حبیب اللہ کوسٹل پاور کو چھوٹ دینے کی وجہ سے کی گئی۔جس کا ٹھیکیدار بمطابق Agrement حق دار تھا۔

(ب) توسیع میونسپل کارپوریشن کی سفارش پر جناب وزیراعلیٰ بلوچستان کے احکامات پر دی گئی۔ البتہ اس توسیع کا فائدہ ٹھیکیدار کو نہیں پہنچ سکا۔کیونکہ صوبہ میں وفاقی حکومت کے احکامات پر چونگی اور ضلع وار ٹیکس کو ختم کر دیا گیا۔

جناب اسپیکر: سردار محمد اختر مینگل۔ضمنی سوال دریافت فرمائیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر جس طرح دو ماہ کی توسیع دی گئی ہے۔کیا وزیر موصوف اس میں ہمیں بتائیں گے کہ کیا یہ ایگریمنٹ میں موجود تھا جو اس کنٹریکٹر کے ساتھ ایگریمنٹ کیا گیا ہے جس میں حبیب اللہ کوسٹل پاور پر جو چھوٹ دی گئی ہے کیا وہ اس اگریمنٹ کا حصہ تھا۔اگر وہ

ایگریمنٹ کا حصہ نہیں تھا تو اس پر چھوٹ کیوں دی گئی ہے۔

وزیر خزانہ: جناب والا! ہوا یہ تھا کہ وفاقی حکومت نے حبیب اللہ کوسٹل پاور کو چونگی کی چھوٹ دی تھی۔ جب بھی کسی کنٹریکٹر کو آکٹرائی کا کنٹریکٹ دیتے ہیں اس میں یہ واضح طور پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ حکومت کا اختیار ہے دوران سال وہ کسی ادارے کو کسی بھی شخص کو کسی بھی چیز کیلئے چھوٹ دے سکتی ہے۔ لیکن ایگریمنٹ میں ساتھ یہ بھی ہے کہ پھر اس کنٹریکٹر کو کمپنسٹ کیا جائے گا۔ یہ اسطرح ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اس چھوٹ دینے سے آپ کی کارپوریشن کو کتنا نقصان اٹھانا پڑا۔

جناب اسپیکر: چلیئے۔ آپ کی کارپوریشن کو چھوٹ دینے سے کتنا نقصان اٹھانا پڑا۔

وزیر خزانہ: جناب والا۔ آکٹرائی ہی نہ رہی تو کیا نقصان اٹھانا پڑا۔

سردار محمد اختر مینگل: جس وقت آکٹرائی تھی اس وقت آپ کو ۴۲ کروڑ کا نقصان اٹھانا پڑا۔ جناب آپ مانیں یا نہ مانیں۔

وزیر خزانہ: جناب والا۔ یہ ہماری کتابوں میں تو کوئی نقصان نہیں ہوا سردار صاحب نے نہیں معلوم یہ فیگر کہاں سے جمع کیے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب والا فنانس کی کتاب آپ کی اپنی بنائی ہوئی ہے۔ اس میں آپ نے نقصان کیا شو کرنا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب انہوں نے کہا ہے کہ یہ توسیع تو وزیر اعلیٰ صاحب نے کی تھی البتہ اس توسیع کا فائدہ ٹھیکیدار کو نہیں پہنچ سکا کیونکہ صوبہ میں وفاقی حکومت کے احکامات پر چونگی اور ضلع وار ٹیکس کو ختم کر دیا گیا ہے۔ یعنی مجموعی طور پر چونگی کو ختم کر دیا گیا ہے اور ضلع ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے۔ کتنے کروڑ روپے کا نقصان فیڈرل گورنمنٹ نے صوبے کو دیا اور اس پر آپ نے کیا کارروائی کی۔

جناب اسپیکر: چونگی اور ضلع ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے اس پر صوبے کو نقصان ہوا ہے اس پر حکومت نے کیا کارروائی کی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! آگے تو چھوٹ کے بارے میں تھا اس میں جناب سردار اختر جان کہہ رہے ہیں کہ ۴ کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ وہ تو مانتے ہی نہیں ہیں کہ ۴ کروڑ کا نقصان نہیں ہے آپ یہ بتادیں کہ یہ جو کارپوریشن کی ٹیکسز کی جو رقم تھی یہ کتنی آپ کو ملتی تھی ایوریج پے اور اس کا نقصان کا۔

جناب اسپیکر: جناب یہ بات نہیں بنتی۔ ضلع ٹیکس اور چونگی کیوں بند کی گئی۔ سوال یہ بنتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب یہ تو خیر ٹھیک ہے۔ میں ذرا ان کو بتانے کیلئے انہوں نے کتنے کروڑ روپے سالانہ ختم کیئے اور آپ نے کونسا آئینی اقدام اٹھایا اور آپ نے صوبے کے آئینی حقوق کا کیا تحفظ کیا ہے۔ یہ آپ بتادیں۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہوا کہ چونگی ختم کرنے سے صوبے کو کتنا نقصان ہوا۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر صاحب اس ضمنی سوال کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں بنتا ہے لیکن اس کے باوجود میں اسمبلی کی معلومات کیلئے کچھ عرض کردیتا ہوں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب ان کا یہ کہنا کہ سوال نہیں بنتا ایسا نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ رقم سب کچھ فیڈرل گورنمنٹ نے ختم کردیا اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔

وزیر خزانہ: جناب والا! ہوا یہ تھا کہ جیسا کہ پورے عوام کو معلوم ہے کہ مرکزی حکومت نے پورے ملک میں ضلع ٹیکس اور آکٹرائی کو ختم کیا اس کے بعد واحد صوبہ بلوچستان ہی تھا بجٹ کے دوسرے دن جب میری پریس کانفرنس ہوئی تو اس میں میں نے کہا کہ ہمیں اس میں ابھی تک خدشات ہیں کہ جو ضلع ٹیکس اور آکٹرائی ختم کی گئی ہے اس سے صوبے کو جو آمدنی ہوتی تھی اس کیلئے مرکزی حکومت کا کہنا ہے کہ وہ ہم صوبوں کو دیں گے کس طرح سے ہمیں دیں گے۔ مرکزی حکومت اس کی یقین دہانی کرائیں۔ دوسرے دن چیف منسٹر صاحب تشریف لے گئے۔ مرکز میں انہیں باقاعدہ یقین دہانی کرائی گئی۔ آپ کی آکٹرائی اور ضلع ٹیکس سے جتنی بھی آمدنی آتی تھی وہ مرکزی حکومت ہمیں دے گی پھر ہمارا فیصلہ یہ ہوا کہ ہر مہینے میں ساڑھے چھ کروڑ روپے کی قسط بنتی ہے وہ اس صوبے کو دینی

چاہیے۔ پچھلے دو تین مہینوں میں یہ رقم مسلسل اور باقاعدگی کے ساتھ ساڑھے چھ کروڑ روپے کی رقم اس صوبے کو مل رہی ہے۔ جب سے یہ ضلع ٹیکس اور آکٹرائی ختم ہوئی ہے۔ جس سے ضلع کونسل وغیرہ کے اخراجات چلائے جا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ چلیے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس کی آئینی گارنٹی کیا ہے۔

جناب اسپیکر: جناب اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ مرکزی حکومت کی بات ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب والا۔ یہ زبانی باتیں ہیں یہاں وہ این ایف سی ایوارڈ پر وہ عمل نہیں کرا سکتے ہیں۔ اور اب وہ کہتے ہیں کہ چونگی اور ضلع ٹیکس کی فیڈرل گورنمنٹ نے اور وزیراعظم نے گارنٹی دی ہے۔ این ایف سی ایوارڈ پر وزیر اعلیٰ صاحب نے خود اسٹیٹمنٹ دی ہے کہ انہیں کچھ نہیں مل رہا ہے۔ یہاں چونگی کے بارے میں آپ نے آئینی گارنٹی کیا لی ہے اور شہر (اربن) ایریا میں توسیع ہو رہی ہے اور ڈویلپمنٹ ہو رہی ہے۔ جو کہ امکانی ہے ان ٹیکسز کا ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: پہلے کے جو بلدیاتی اداروں کے اپنے انکم تھے انکے مطابق دیے گئے ہیں یا ان میں کٹوتی کر کے دیے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی جناب۔

سید احسان شاہ (وزیر): جناب اس سوال پر اتنے سوالات کیے گئے ہیں کہ جواب دینا مشکل ہے۔ میں عرض کر دیتا ہوں جو پیسے مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کو پیسے ٹرانسفر کیے آکٹرائے اور ضلع ٹیکس کی مد میں وہ ہم نے لوکل منسٹری کو دے دیے ہیں اب آگے اگر کوئی ان کا نیا سوال ہے تو لے آئیں ہم اس کے جواب کے لیے تیار ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: آپ منسٹر فنانس کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس کے نمائندے کے طور پر جواب دے رہے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر): نہیں میں اس وقت بطور وزیر بلدیات عرض کر رہا ہوں کہ اس کے لئے آپ نیا سوال لے آئیں جواب دے دیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب وہ اس کا جواب تو دے دیں کہ جو چھ کروڑ آ رہے ہیں وہ کس بنیاد پر تقسیم کر رہے ہیں۔ مطمئن تو کریں اب حب کی آپ کی آمدنی سالانہ بیس کروڑ تھی اور کوئٹہ کی آمدنی کروڑوں روپے ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر): جناب یہ ایک کامن سنس کا سوال ہے اس وقت جتنے منصوبے لوکل باڈی نے شروع کیے ہیں حکومت بلوچستان نے لوکل باڈی کے توسط سے ظاہر ہے ان ہی علاقوں میں شروع کیے گئے ہیں، جہاں ٹاؤن کمیٹی اور ضلع کونسل کی آمدن تھی تو ان کے اسکیمات کو مکمل کرنے کیلئے اس وقت گیارہ کروڑ روپے درکار ہیں تو اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ اس وقت ہمیں جتنے پیسے ڈویلپمنٹ کے لئے مل رہے ہیں وہ زیادہ تر انہی علاقوں میں لگیں گے اگر اس کے باوجود کوئی مزید تفصیل درکار ہے وہ نیا سوال کرلیں ہم جواب دے دیں گے۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر تارا چند صاحب سوال دریافت فرمائیں۔

۹۱۷ X ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال ۹۶۔۱۹۹۵ء تا ۹۹۔۱۹۹۸ء کے دوران میونسپل کارپوریشن کو ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ میں کل کس قدر رقم ملا تھا اور اس دوران مختلف حلقوں کے لئے کونسی اسکیمات رکھی گئی تھیں۔ ان کی مالیت و دیگر ضروری کوائف کی تفصیل دی جائے؟ نیز میونسپل کارپوریشن کے شعبہ انجینئرنگ سے متعلق آفیسران/اہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ تاریخ تعیناتی موجودہ عہدہ پر کام کی معیار کی تفصیل دی جائے

وزیر بلدیات: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر: سوال موخر ہوا۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر تارا چند صاحب سوال دریافت فرمائیں۔

X۹۷ ڈاکٹر تاراچند:

کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ متعلقہ کے زیر انتظام گاڑیوں کی کل تعداد کس قدر ہے۔ اور یہ گاڑیاں بشمول وزیر کن کن آفیسران/اہلکاران کے زیر استعمال ہیں۔ انکے نام، عہدہ، گریڈ، تاریخ الاٹمنٹ عرصہ الاٹمنٹ اور گاڑی رجسٹریشن نمبر کی تفصیل دی جائے؟

وزیر بلدیات: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر: سوال مؤخر کیا گیا۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر تاراچند صاحب سوال دریافت فرمائیں۔

X۹۸ ڈاکٹر تاراچند:

کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ متعلقہ اس سے منسلک محکمہ جات/اداروں کے عملہ کے زیر استعمال کل کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں۔ اور سرکاری گاڑیوں کے حامل آفیسران/اہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ، تاریخ الاٹمنٹ عرصہ الاٹمنٹ اور گاڑی رجسٹریشن نمبرز کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر بلدیات: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر: سوال مؤخر کیا گیا۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر تاراچند صاحب سوال دریافت فرمائیں۔

X۹۹ ڈاکٹر تاراچند:

کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ متعلقہ نے گذشتہ سات سالوں کے دوران ہندو اقلیتوں کے لئے کون کونسی ترقیاتی اسکیمات شروع کیں اور ہر اسکیم کے لئے کسقدر رقم فراہم کی گئی۔ اور ان اسکیموں کے انتخاب کے لئے کیا میرٹ رکھا گیا۔ اور انکی سفارشات کن سے لی گئیں۔ نیز ضلع وار ترقیاتی کاموں کے ٹینڈرز، نام

اسکیم، کام مکمل یا نامکمل، مالیت، کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر بلدیات: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر: سوال مؤخر کیا گیا۔

(سردار اختر مینگل اور سید احسان شاہ ایک ساتھ بولتے رہے)

(جناب اسپیکر کی بار بار رولنگ کے باوجود دونوں ارکان بولتے رہے)

عبدالرحیم خان مندوخیل: اختر جان پلیز آپ تشریف رکھیں۔

جناب اسپیکر: جو گفتگو ہوئی ہے تمام کو میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں آگے چلیں جی سردار صاحب

سردار عبدالرحمٰن خان کھیتران: point of order- میں تو سر جونیئر آدمی ہوں مجھے علم نہیں ہے جو بھی ہمارے سوالات ہوتے ہیں یہ ۱۵ دن کا سیشن ہے جیسے ایجوکیشن کے حوالے سے لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے جس کا مطلب جیسے پہلی سے ہمارا سیشن شروع ہوا ہے۔ اسی تاریخ کو سب کو سرکولیٹ کر دیں تاکہ جو اس میں ضمنی بنتے ہیں پوری تیاری ہو جائے۔ آپ کے پاس پرنٹ ہو جاتے ہیں تو اس دن ہمیں موصول ہو جاتے ہیں۔ اسی دن ہمیں جواب دینا پڑتا ہے، حالانکہ ڈیپارٹمنٹ سے آ جاتے ہیں اگر یہ صحیح سب منسٹرز کو مل جائیں تو اس میں پوری تیاری ہو جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں سردار صاحب بات اس طرح نہیں ہے۔ جب بھی سیشن کی اطلاع آ جاتی ہے ہم تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ ہر ایک محکمے کو علم ہوتا ہے ہر ایک کا پتہ ہوتا ہے کہ کب میری باری آئے گی اور کس کی باری آئیگی وہ ایسی بات نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمٰن خان کھیتران: نہیں تاریخ تو مقرر ہے وہ تو آپ کا شیڈول آ جاتا ہے اب مثال ہے جیسے ۱۱ تاریخ کو ایجوکیشن کے سوالات ہیں۔ اگر آپ نے پرنٹ شدہ بنایا ہوا ہے اگر وہ اس تاریخ سے ہمیں مل جائیں تاکہ ہم اس پہ پوری تیاری کر لیں۔

جناب اسپیکر: سوال قاعدے کے مطابق جو آپ نے یا خود اسی ہاؤس نے بنایا ہوا ہے اسکے مطابق اسی دن ٹیبل کرنا ہوتا ہے اسی دن جواب آتے ہیں۔ ہاؤس میں ایک گھنٹہ پہلے ٹیبل کر لیے

جاتے ہیں۔ سردار صاحب آپ تشریف رکھیں جی عبدالرحیم خان مندوخیل۔

سید احسان شاہ (وزیر): اگر مجھے ایک منٹ گزارش کرنے کی اجازت دیدیں۔

جناب اسپیکر: جی فرمائیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): سر میں نے تمام سوالوں کا نہیں کہا کہ تمام سوالوں کے جواب اسمبلی میں آچکے ہیں۔ میری گزارش تھی سوال نمبر ۳۰۲ کے مطابق۔

جناب اسپیکر: وہ بھی نہیں آیا ہے۔

(وزیر خزانہ): اور sir ابھی ریکارڈ آپ چیک کر کے دیکھ لیجئے گا کہ اس اسمبلی میں اسکا جواب وصول ہو چکا ہے۔

جناب اسپیکر: کب؟

(وزیر خزانہ): یہ سر date مجھے پتہ نہیں ہے لیکن ہو چکا ہے۔ وہ میں مانتا ہوں کہ۔۔۔۔

جناب اسپیکر: ان سے پوچھیں کہ کب آیا ہے؟

(وزیر خزانہ): دوسری گزارش یہ ہے کہ آپ جو سوال۔۔۔

جناب اسپیکر: سیکریٹری صاحب نے آپ کو چٹ بھجوایا ہے اس سے پوچھیں کہ کب اس نے بھجوایا ہے۔ یہاں پر کب موصول ہوا ہے۔

(وزیر خزانہ): وہ ایک date۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں آیا ہے یہاں۔

(وزیر خزانہ): اس بات پہ ہم جاتے نہیں ہیں وہ محکمے کی غلطی ہے late سوال بھیجا ہے لیکن سر آپ جو سوالات ہیں۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں۔

(وزیر خزانہ): جو سوالات ہیں آپ ملاحظہ کریں سر۔

جناب اسپیکر: میری بات سنیں جی آپ غلط defend کر رہے ہیں اپنے محکموں کو اور اپنے

سیکریٹری صاحبان کو۔ یہ ایسی بات نہیں ہے یہ آپ کا ہاؤس ہے آپ کی اس میں عزت اور بے عزتی ہے۔ ہم سب کی ہے۔ اگر جوابات نہ آجائیں تو غلطی آپکی ہے۔ آپ کے دفتروں کو چاہیے کہ وہ جوابات بھجوائیں۔ آپ ان کو defend کر رہے ہیں۔

(وزیر خزانہ): نہیں میں defend نہیں کر رہا ہوں کسی محکمے کو اس نے غلطی کی ہے۔ لیکن میری گزارش اس ۲۰۲ کے متعلق ہے وہ یہی اطلاعات ہیں لیکن سر دوسری میری آپ گزارش سن لیں بحیثیت اسپیکر سر سوال بھی تو آپ دیکھ لیں کہ سوال کس قسم کے کیے جاتے ہیں۔ مثلاً جی ایک سوزوکی گاڑی خریدی گئی اسکا رنگ؟ جی سفید ہے۔ اسمیں کتنے نٹ بولٹ لگے ہیں؟ اب نٹ بولٹ کون گن سکتا ہے مثال ہے۔ اب اسکے علاوہ-----

سردار محمد اختر مینگل: پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

(وزیر خزانہ): اس میں سر اگر---------- (ایوان میں شور)

سردار محمد اختر مینگل: xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx

(وزیر خزانہ): xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx

جناب اسپیکر: please تشریف رکھیں جی۔ اختر مینگل۔

سردار محمد اختر مینگل: xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): xxxxxxxxxxxxxxxxxx

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں شاہ صاحب۔ تشریف رکھیں جناب۔ سردار اختر مینگل بیٹھیں جی۔ یہ جو تمام گفتگو ہوئی ہے اسکو میں expunge کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب سوال دریافت فرمائیں۔

۲۰۵X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(جناب اسپیکر کے حکم سے xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx)

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ جیل خانہ جات اور اس سے منسلک محکموں/اداروں کے بشمول وزیر کن کن آفیسران اور اہلکاران کے نام وعہدہ فراہم کردہ گاڑی، رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ ہر گاڑی کے (pol) ومرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات:

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں/اداروں بشمول، وزیر آفیسران اور اہلکاران کو فراہم کردہ گاڑی کی ضلع وار تفصیل درج ذیل میں ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ گاڑیوں کے پول پر آمدہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

فراہم کردہ گاڑیوں کی تفصیل

نمبر شمار	نام جگہ/فراہم کردہ گاڑی	عہدہ	ضلع	رجسٹریشن نمبر	تاریخ الاٹمنٹ
۱	دفتر آئی جی جیل خانہ جات/	IG جیل خانہ	کوئٹہ	QAF-۷۸۸۰	۱۹۹۴ء
				QAE-۷۰۱	۱۹۹۸ء
				QAD-۳۹۱۴	۱۹۸۷ء
				QAD-۷۷۶۹	۱۹۸۸ء
۲	کوئٹہ جیل	سپرنٹنڈنٹ جیل		QAF-۷۰۵	۱۹۹۸ء
				QAF-۷۱۸۰	۱۹۹۴ء
				QAE-۷۰۲	۱۹۹۸ء
۳	مچھ جیل	سپرنٹنڈنٹ	بولان	QAF-۵۷۰۰	۱۹۹۱ء
				QAE-۷۱۳	۱۹۹۸ء
۴	سبی جیل	DS جیل	سبی	QAE-۷۰۴	۱۹۹۸ء

نمبر شمار	نام جگہ/فراہم کردہ گاڑی	عہدہ	ضلع	رجسٹریشن نمبر	تاریخ الاٹمنٹ
۵	ڈیرہ مراد جمالی	DS جیل	تمبو	QAE-۷۸۹۴	۱۹۹۸ء
۶	خضدار جیل	پرنٹنڈنٹ"	خضدار	QAE-۷۰۶	۱۹۹۸ء

یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ گاڑیوں جنکی تفصیل جزو (الف) میں ہے۔ انکی (pol) اور مرمت پر اخراجات کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ضلع	pol	مرمت
۱	کوئٹہ	۱۱۴۶۰۰/	۱۶۰۰۰۰/
۲	کوئٹہ	۵۱۰۰۰/	۳۳۵۰۰/
۳	بولان	۳۳۰۰۰/	۲۲۵۰۰/
۴	سبی	۱۴۴۰۰	۲۳۸۰۰/
۵	تمبو	۱۴۴۰۰	۱۴۵۰۰/
۶	خضدار	۱۲۲۰۰	۱۴۵۰۰/

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل سوال دریافت فرمائیں۔

۶۱۱X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ اطلاعات کھیل و ثقافت اور اس سے منسلک محکموں/اداروں کے بشمول وزیر، کن کن آفیسران اور اہلکاروں کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفیسران اور اہلکاران کے نام و عہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ ہر گاڑی کے (pol) و مرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع

وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت:

(الف) جولائی ۱۹۹۷ء سے تاحال مندرجہ ذیل آفیسران کو سرکاری گاڑیاں دی گئی تھیں جنکی تفصیل اور پٹرول/ڈیزل اور مرمت وغیرہ کی مد میں اخراجات بھی درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	آفیسر/عہدہ	رجسٹریشن گاڑی	تاریخ الاٹمنٹ	تاریخ واپسی	اخراجات پٹرول/ڈیزل	اخراجات مرمت وغیرہ	کیفیت
۱	صوبائی وزیر اطلاعات	QAG-13	جولائی ۱۹۹۷ء	تاحال ۲۲ ماہ	۵۹۹۳۵/	۱،۸۴۹۶۵	---
۲	جناب عبدالحکیم بلوچ	QAF 7592	جولائی ۱۹۹۷ء	تا جنوری ۱۹۹۹ء	۵۲۵۰۳/	۱۹،۶۳۵/	---
۳	جناب ایوب بلوچ سابقہ سیکریٹری اطلاعات	QAF 7601	مئی ۱۹۹۸ء	تا جنوری ۱۹۹۹ء	۴۴،۶۰۲/	۱۸۴۸۱/	---
۴	سیکریٹری آفس	QAF 7601	جنوری ۱۹۹۹ء	تا (۴ ماہ)	۳،۰۴۹/	۷،۸۰۱/	---
۵	شجاع احمد زیدی سابقہ (ڈی پی آر)	QAF 1050	جنوری ۱۹۹۸ء	تا دسمبر ۱۹۹۸ء	۵۵،۰۳۷/	۱۹،۳۳۰/	---

۶	صورت خان (ڈی پی آر)	QAF 1050	جنوری ۱۹۹۹ء	تاحال چار ماہ	۹،۳۶۸/	۱،۱۰۰	---
۷	محمد یوسف منصور ڈپٹی ڈائریکٹر	QAG 4200	جولائی ۱۹۹۷ء	تاحال (۲۲ماہ)	۴۷،۳۶۰/	۲۳،۳۶۵/	---
۸	نور خان (اسسٹنٹ ڈائریکٹر)	QAF 7594	مارچ ۱۹۹۸ء	تاحال (۱۳ماہ)	۳۲،۸۱۰/	۱۳،۸۹۰/	---
۹	محمد یوسف مغل "	QAF 7590	جولائی ۱۹۹۷ء	تا مارچ ۱۹۹۹ء	۳۸،۱۷۸/	۲۱،۸۳۰/	---
۱۰	خادم حسین نوری "	QAF 5685	جولائی ۱۹۹۷ء	تا مارچ ۱۹۹۹ء	۴۳،۰۱۸/	۱۶،۳۳۵/	---
۱۱	منیر احمد جان "	QAF 3737	جولائی ۱۹۹۷ء	تا مارچ ۱۹۹۹ء	۵۳،۳۱۹/	۲۲،۶۷۳/	---
۱۲	منیر احمد بلوچ "	QAF 5686	جولائی ۱۹۹۷ء	تاحال (۲۲ماہ)	۴۰،۵۲۶/	۱۲،۶۳۵/	---
۱۳	عبدالرحیم سیکشن آفیسر فنانس	QAF 5683	مارچ ۱۹۹۸ء	تاحال (۱۳ماہ)	۳۷،۲۰۵/	۱۳،۸۰۰/	---

۱۴	طارق خان پرائیویٹ سیکریٹری (اطلاعات)	QAF 2793	دسمبر ۱۹۹۸ء	تا حال (۴ ماہ)	۹،۲۱۵/	۳۰،۳۲۰/	---
۱۵	حبیب احمد خان ڈائریکٹر آرکائیوز	QAF 788	دسمبر ۱۹۹۷ء	تا حال	۳۹،۰۰۰	۴۲،۰۰۰	---
۱۶	ظفر اللہ بلوچ ڈائریکٹر جنرل آرکائیوز	QAF 405	جنوری ۱۹۹۸ء	جنوری ۱۹۹۹ء	"	"	ظفر اللہ بلوچ کے تبدیل ہونے پر گاڑی نمبر ۴۰۵ QAF محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کو واپس کردی گئی۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۶۳۱ دریافت فرمائیں۔

۶۳۱X عبدالرحیم خان مندوخیل :

کیا وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،